REGD. No. L. 5254 — 379 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — ٹیلیفون نمبر ۱۶
۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱ آنہ
یوم پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۹ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۸ اپریل۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب محترم نواب صاحب کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اسی طرح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب میو ہسپتال لاہور میں تا حال زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

درس القرآن اور نماز تراویح

ربوہ ۱۸ اپریل۔ مطابق ۶ رمضان المبارک خدا کے فضل سے مسجد مبارک میں درس القرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ کل مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب نے سورۂ فاتحہ سے سورۂ مائدہ تک درس مکمل کر لیا۔ آج نماز عصر کے بعد سے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری سورۂ مائدہ سے درس شروع کریں گے۔

اسی طرح یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں نماز تراویح کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم الحفاظ الجامعۃ الاحمدیہ پڑھا رہے ہیں آپ قرآن مجید کے سات پارے سنا چکے ہیں۔ اور آج رات سے آٹھواں پارہ شروع کریں گے۔ مکرم حافظ صاحب سحری سے قبل احمد نگر میں بھی نماز تراویح پڑھاتے ہیں ؛

اوقات سحری و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۶ رمضان المبارک مطابق ۱۸ اپریل	—	۶ بجکر ۳۲ منٹ
۷ رمضان المبارک	۴ بجکر ۱۱ منٹ	۶ ۳۳ ۶

— معاہدۂ بغداد کے مذاکرات —

مندوبین آج ایک خاص اجلاس میں کشمیر، فلسطین اور الجزائر کے مسئلوں پر غور کر رہے ہیں

تخریبی سرگرمیوں کے سدباب کیلئے ایک خاص تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ

تہران ۱۸ اپریل۔ آج معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا ایک مکمل اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں بین الاقوامی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ بعد میں سہ پہر کے قریب کونسل کا ایک خاص اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں صرف مندوبین اعلیٰ اور ان کے خاص مشیر شریک ہونگے اس میں کشمیر، فلسطین اور الجزائر کی صورت حال پر بحث کی جائے گی۔ کل کے اجلاس میں وزارتی کونسل نے اقتصادی ترقی سے متعلق تین سب کمیٹیوں کی رپورٹیں منظور کرنے کے علاوہ تخریبی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے ایک خاص تنظیم قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ مندوبین نے اس بات سے بھی اتفاق کیا۔ کہ اس تنظیم کا خرچ تمام ممبر ممالک اور امریکہ باہم مل کر اٹھائیں گے۔ اس تنظیم کے قیام کے سلسلہ میں جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ امریکی نمائندے کو بھی اس میں ممبر کے طور پر شریک کیا گیا ہے۔ امریکہ کے اعلیٰ مبصر نے اجتماعی بنیاد پر تعاون کی جو پیشکش کی ہے۔ اس سے عام طور پر ابھی یہی سمجھا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ نے میثاق بغداد میں ابھی شامل ہونے کا فیصلہ نہیں کیا ہے ؛

مشرق وسطیٰ کے تمام نزاعی امور کو پرامن ذرائع سے حل کرنے کا عزم

روس کی طرف سے کامل تعاون اور ہر ممکن امداد کی پیشکش

ماسکو ۱۸ اپریل۔ حکومت روس نے کل ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روس مشرق وسطیٰ کے تمام نزاعی امور کو پرامن طریق سے حل کرنے کے لئے کامل تعاون کرنے اور ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ روس اس بات کا شدید مخالف ہے۔ کہ غیر ملکی فوجیں مشرق وسطیٰ میں کسی قسم کی مداخلت کریں۔ روس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ اسرائیل اور عربوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے لئے جو بھی اقدام کرے گی، اسے اس میں سوویٹ یونین کی پوری تائید حاصل ہوگی۔ اس بیان میں مغربی طاقتوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ جس سے فلسطین کی صورت حال بگڑنے کا احتمال ہو ؛

کمنفارم توڑ دی گئی

ماسکو ۱۸ اپریل۔ روس کے نائب وزیر اعظم میکویان نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ کہ کمیونسٹ ملکوں کی بین الاقوامی تنظیم "کمنفارم" کو توڑ دیا گیا ہے۔ یہ تنظیم ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء کو پولینڈ کے ایک خفیہ اجلاس میں قائم کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ساری دنیا میں کمیونزم کو پھیلانا اور مضبوط بنانا تھا۔ اٹلی کے ایک مشہور کمیونسٹ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ کمنفارم کا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اسی لئے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے۔ کہ اب سوشلزم ایک عالمی نظام بن گیا ہے۔ اور تمام ممالک میں کمیونسٹ پارٹیاں مستحکم ہو گئی ہیں۔

روسی لیڈر آج لنڈن پہنچ رہے ہیں

لنڈن ۱۸ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر خروشچیف دس روزہ سرکاری دورے پر آج لنڈن پہنچ رہے ہیں برطانیہ اور روس کے حفاظتی عملے نے ان راستوں کی خوب جانچ پڑتال کی ہے۔ جن پر سے یہ روسی زعماء گزریں گے۔ ان زعماء کے لئے ایسی دو موٹریں مہیا کی گئی ہیں۔ جن پر گولی کا کوئی اثر نہیں ہوگا ؛

برطانیہ کا نیا بجٹ

لنڈن ۱۸ اپریل۔ برطانوی وزیر خزانہ مسٹر میکملن نے کل دار العوام میں برطانیہ کا نیا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کے تخمینوں کے مطابق برطانیہ کو آئندہ مالی سال میں ۴ ارب ۷۵ کروڑ پچاس لاکھ سٹرلنگ کی آمدنی ہوگی۔ اس میں سے ۱ ارب ۹۴ کروڑ نوے لاکھ سٹرلنگ دفاع پر خرچ کئے جائیں گے۔ ۲ ارب ۸۴ کروڑ ۲۰ لاکھ سٹرلنگ سول ڈیپارٹمنٹس پر خرچ ہوں گے ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء

اصل سوال حق خود ارادیت کا ہے

پنڈت نہرو کے اس بیان پر کہ اگر کشمیر میں استصواب رائے ہوا تو پاکستان کو ۱۹۴۷ء کے واقعات کا پھر تجربہ کرنا پڑیگا۔ نئی دہلی کے واقفکار حلقوں نے تنقید کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ اس سے دو باتوں کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ اول یہ کہ استصواب رائے کی صورت میں کشمیر پاکستان کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اس کی قیمت بھارت کے مسلمانوں کو اسی طرح ادا کرنی پڑے گی۔ جس طرح ان کو پاکستان کے مطالبہ کے لئے ادا کرنی پڑی تھی۔

پنڈت نہرو نے اپنے اس بیان میں کہا ہے کہ وہ دو قومی نظریہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب انہوں نے ازراہ مجبوری ہی سہی تقسیم کو اسی نظریہ کے مطابق تسلیم کر لیا۔ تو اخلاقاً کشمیر کے معاملہ میں بھی انہیں اسے تسلیم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کشمیر کے استصواب رائے کا معاملہ کوئی علیحدہ معاملہ نہیں بلکہ اسی تقسیم کے معاملہ کا جزو ہے۔ اور اگر اب تک استصواب رائے نہیں ہو سکا۔ تو اس کے اسباب کے خود پنڈت جی ہی ذمہ دار ہیں۔ جنہوں نے شروع سے ہی ایسی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ یہاں استصواب نہ ہونے پائے۔

اول تو ہمیں یقین ہے۔ جیسا کہ نئی دہلی کے واقفکار حلقوں کا بھی خیال ہے۔ کہ چونکہ کئی ایک بڑے بڑے کشمیری پنڈت مثلاً پریم ناتھ بزاز وشنوی جگن ناتھ سانتو اور کاشیا وغیرہ استصواب رائے کے حق میں ہیں۔ اس لئے کم سے کم کشمیر کے تعلق میں یہ واقعات ایسی تلخی نہیں اختیار کر سکتے۔ جیسی کہ ۱۹۴۷ء میں اختیار کر گئے تھے۔ دوسرے ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر دونوں ملکوں کی حکومتیں چوکسی اور احتیاط سے کام لیں گی۔ تو چونکہ پہلے ہی مہاجرین کی مصیبتوں اور تکالیف کا تجربہ دونوں ملکوں کے شہریوں کو خاصی حد تک ہو چکا ہوا ہے۔ ایسے واقعات ظہور پذیر نہیں ہوں گے۔

کشمیر کے لوگوں کو کیا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہ اس تقسیم کے معاہدہ کا ہی ایک حصہ ہے۔ جس کے رو سے تقسیم عمل میں آئی۔ اور ہماری رائے میں اگر اب کوئی شخص کشمیر کے معاملہ میں تقسیم کے اصولوں کو نظر انداز کرے۔ تو یہ کسی طرح سے جائز نہیں ہے اور نہ صرف اخلاقی لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔ بلکہ بین الاقوامی نقطۂ نظر سے بھی سخت غلطی ہے۔

کشمیر کے معاملہ کو ایک نہایت ہی الجھی ہوئی گتھی بنا دیا گیا ہے۔ اور ہم جو کچھ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ سیاسی نقطۂ نظر سے نہیں۔ بلکہ امن عامہ کے نقطۂ نظر سے لکھتے ہیں۔ بھارت اور پاکستان ایک معاہدہ کے مطابق دو جداگانہ ملک بن چکے ہیں۔ دونوں ملکوں کے لئے واجب ہے۔ کہ وہ اس معاہدہ کی پاسداری کریں۔ اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں۔ جس سے اس معاہدہ پر زد پڑتی ہو۔ دنیا میں امن قائم رکھنے کا یہی ایک طریق ہے۔ کہ جو معاہدات کئے گئے ہوں۔ ان کو ایفا کیا جائے۔

پھر کشمیر میں رائے شماری کا معاملہ بھارت اور پاکستان کا ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ اصل چیز جو دیکھنی لازمی ہے۔ وہ کشمیر کے رہنے والوں کی خواہشات ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کشمیر پر قبضہ کشمیریوں کی رضامندی سے نہیں کیا گیا۔ اور نہ ان کی رضامندی کے مطابق قائم رکھا جا رہا ہے۔ موجودہ دور میں ایسی صورت حال نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔ جب ہم اصولاً نوآبادی روح کے خلاف ہیں۔ اور تمام مشرقی ممالک کو یورپینوں کے نوآبادی جبل سے نکالنا چاہتے ہیں۔ تو درست نہیں ہے۔ کہ ایک مشرقی قوم خود دوسری مشرقی قوم پر اپنا نوآبادیاتی جوا رکھدے۔ نئی دہلی کے واقفکار حلقوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس معاملہ پر غور کرتے وقت کشمیر کے باشندوں کی خواہشات نظر انداز رکھی جاتی ہیں۔

بھارت ہو یا پاکستان دونوں کو جاپان کی شہنشاہیت کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر مشرقی اقوام آپس میں ایک دوسرے کو آزادی کے حصول اور اپنے ملک میں آزادانہ حکومت قائم کرنے میں مدد دینے کی بجائے اس پر خود حال ڈالنے کی کوشش کریں گی۔ تو اس کا نتیجہ لازماً وہی ہوگا۔ جو جاپان کی شہنشاہیت کا ہوا۔ مغربی اقوام جو مادی طاقت کے لحاظ سے مشرقی اقوام سے مسلمہ طور پر بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ انہیں مشرق میں دخل اندازی کرنے کا اور جو اثر پہلے سے ہی انہوں نے قائم کیا ہوا ہے۔ اس کو کم کرنے کی بجائے زیادہ مضبوط کرنے کا بہانہ ہاتھ آ جائے گا۔

اگر کشمیر میں اس صحیح روح کے مطابق رائے شماری کا موقع دیا جائے۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ پنڈت نہرو کے خدشات موہوم ثابت ہوں گے۔

پاکستان ہو یا بھارت اگر ان میں سے کوئی کشمیر پر بزور قبضہ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور کشمیریوں کی رضامندی اس کو حاصل نہ ہوگی۔ تو یقیناً یہ امر مشرق میں خود مشرقی اقوام کے ہاتھوں ایسے فسادات کا باعث ہوگا۔ کہ جس سے ہم خود مشرق کی طاقت کو ضرب لگائیں گے۔ اور یورپ کی اقوام کو دعوت دیں گے۔ کہ ہم پر حکمرانی کریں۔

یہ بات اگرچہ بہت دفعہ پہلے بھی کہی گئی ہے۔ مگر محض اس وجہ سے اس کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت ایشیا ہی نہیں بلکہ افریقہ کے لئے اسی صورت میں مفید رہنما اور نمونہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ جس صورت میں خود ان کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار ہو جائیں۔ اور دونوں واقعی حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ممد و معاون ثابت ہوں۔ اس لئے نہ صرف اپنی بہبودی کے لئے بلکہ تمام مشرق کی بہبودی کے لئے لازم ہے۔ کہ دونوں ملک اپنے تنازعات جلد از جلد ختم کر دیں۔ اور باہم شیر و شکر ہو کر اپنے اپنے ملک کی ترقیاتی سکیموں کو جامۂ عمل پہنانے میں مصروف ہو جائیں۔ اور جو قوتیں وہ ان تنازعات میں صرف کر رہے ہیں۔ وہ دونوں ملکوں کے رہنے والوں کے معیار زندگی کو اونچا کرنے میں صرف ہوں۔

اس سے بھی زیادہ ضروری وہ امر ہے۔ جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب ہم دوسروں کی نوآبادیاتی روح کے خلاف ہیں۔ تو خود ہمیں کم سے کم مشرقی ممالک کے تعلق میں اس روح کو پنپنے نہیں دینا چاہیئے۔ اور ہر قوم کو جہاں تک ہمارا بس چلتا ہے۔ حق خود ارادیت دینے کے لئے کوئی پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی ایک طریقہ ہے۔ جس سے ہم مشرقی اقوام میں باہم خود اعتمادی پیدا کر سکتے ہیں۔

ہمارے پیش نظر تمام انسانیت کی عموماً اور مشرقی اقوام کی خصوصاً بہبودی اور فلاح ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ مشرقی اقوام اتنی طاقتور ہو جائیں۔ کہ یورپ کے لوگ ان کے ساتھ برابر کا سلوک کرنا سیکھیں اور ان سے ناجائز ذاتی انتفاع نہ کریں۔ اور ان کی پیداوار سے انہی ملکوں کے باشندوں کو فائدہ اٹھانے کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ابھی ہمیں بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے بڑی محنت اور مشقت درکار ہے۔ جو اسی صورت میں آسان ہو سکتی ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے دل سے ممد و معاون بنیں نہ کہ ایک دوسرے سے خود ناجائز انتفاع کی کوشش کریں۔

خوراک میں ملاوٹ

یہ خبر نہایت باعث اطمنان ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی حکومت خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ کے قانون میں ایسی ترامیم کر رہی ہے۔ جس سے جرائم کی سزا میں سختی برتی جائیگی۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ موجودہ قانون خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکا۔ اور خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ رکنے کی بجائے روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

حکومت نئے ایکٹ کے ذریعہ ایسے تمام جرائم کو ناقابل ضمانت بنا دیگی۔ اور قانوناً ایسے تمام سامان اور مشینری کو ضبط کر لینے کی مجاز ہوگی۔ جو خوراک میں ملاوٹ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ ملک کا ایک نہایت اہم اور لاینحل مسئلہ بن گیا ہے۔ جس کی حقیقی وجہ تو ہمارے تاجروں اور دکانداروں کی غیر ذمہ دارانہ ذہنیت ہے۔ جو بہر حال روپیہ کمانا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ عوام کے پاس زہر ہی کیوں نہ فروخت کر رہے ہوں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کوئی بھی کھانے پینے کی چیز نہیں۔ جس میں ملاوٹ نہ کی جاتی ہو۔ اور بغیر ملاوٹ کے کوئی چیز دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ دودھ۔ سرکہ۔ پسا ہوا مصالحہ۔ مٹھائیاں۔ سوڈا واٹر آٹا خاص طور پر ایسی اشیا ہیں۔ جو آپ کو بغیر ملاوٹ کے مل ہی نہیں سکتیں۔

سابقہ حکومت پنجاب نے ۳۶۷۲۰ مقدمات ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک چلائے تھے، جن سے ۷۹۴۸۳۶/- روپے بطور جرمانہ وصول ہوا۔ سرکاری اطلاع کے مطابق خوراک کی جانچ پڑتال کے لئے سابقہ پنجاب میں ۲۴ انسپکٹر مقرر تھے۔ ان کے علاوہ ۱۸۰ پارٹ ٹائم انسپکٹر میونسپلٹیوں کی طرف سے اس کام کے لئے تعینات تھے۔

اے پی پی کی اطلاع ہے۔ کہ انسپکٹروں کی اکثریت دکانداروں سے مل جاتی ہے۔ اور قانون کے نفاذ میں رکاوٹ ہی ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس لعنت کو دور کرنے کے لئے کسی حد تک کوشش کی تھی۔ اور اس نے دو تجربہ گاہیں خوراک کا تجزیہ کرنے کے لئے مقرر کیں۔ اب حکومت ان تجربہ گاہوں کو وسیع کر دے گی۔ اور ان کی تعداد بھی بڑھا دیگی۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

380

خطبہ جمعہ

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

جن دوستوں کو اچھی خوابیں آتی ہیں انہیں دعاؤں سے غافل نہیں ہو جانا چاہیئے

خواب دیکھنے کے بعد انسان کی ذمہ واری بڑھ جاتی ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اور بھی زیادہ دعائیں کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۵۶ء - بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل
انچارج صیغہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجلس شوریٰ سے چند دن پہلے میری طبیعت بحال ہو گئی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ اگر

اللہ تعالیٰ کی مشیت

کے مطابق ابھی میری کچھ اور زندگی باقی ہے تو میں اسی کی دی ہوئی توفیق کے مطابق سلسلہ کا کچھ کام کر سکوں گا۔ لیکن مجلس شوریٰ کے کام نے میری طبیعت پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ پھر اس کے بعد ملاقاتیں بھی کرنی پڑیں۔ اور لاہور کا سفر بھی ہوا۔ جس کی وجہ سے اور بھی کوفت ہوئی۔ ان سب وجوہ کی وجہ سے

میری صحت

اس قدر برباد ہوئی۔ اور کل صبح کو ایسی حالت تھی۔ کہ میرا خیال تھا کہ اب دو دن کی زندگی بھی میرے لئے ناممکن ہے۔ دماغ اتنا پریشان تھا کہ کسی کل بھی سکون نصیب نہیں ہوتا تھا۔ کمرہ میں ٹہلتے ٹہلتے پاؤں شل ہو جاتے تھے۔ اور کسی چیز کی طرف ذرا سا دیکھنے سے بھی سر چکرا جاتا تھا۔ میرے کمرہ میں گھڑی لگی ہوئی ہے۔ پہلے عینک لگا کر ٹہلتے ٹہلتے وقت معلوم کر لیتا تھا۔ لیکن کل صبح یہ حالت تھی۔ کہ ہر چیز تاریک معلوم ہوتی تھی۔ اور وقت دیکھنا بھی مشکل تھا۔ رات نہایت کرب اور گھبراہٹ میں گزری۔ سفر کی وجہ سے پیٹ میں بھی خرابی پیدا ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اجابت بھی صحت والی نہیں ہوئی۔ صبح جو اجابت ہوئی۔ وہ اتنی سبز تھی۔ جیسے درخت کے تازے پتے ہوتے ہیں۔ اس کے معنے یہ تھے کہ جگر بالکل کام نہیں کر رہا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی اپنے خطبات میں بتایا ہے۔ جن دنوں دوست

زیادہ دعائیں

کرتے ہیں۔ میری طبیعت سنبھلنے لگ جاتی ہے۔ اور جب وہ دعاؤں میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو طبیعت بگڑنے لگ جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ دو چیزیں میری صحت کے راستہ میں روک بنتی ہیں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جب میں کام شروع کر دیتا ہوں تو دوست سمجھتے ہیں۔ کہ میں اب اچھا ہو گیا ہوں۔ وہ دعاؤں میں غفلت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسرے وہ مجھ پر کام کا زیادہ بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے میرا زیادہ سے زیادہ وقت مصروف رہتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ میرا دماغ تھک جاتا ہے۔ اور اس کا

صحت پر بُرا اثر

پڑتا ہے۔ اس طرح دل پر سے قبضہ جاتا رہتا ہے۔ اور گھبراہٹ اور خفقان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ پچھلے دنوں جب میری طبیعت اچھی تھی۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ اگر میری طبیعت ایک دو ماہ ایسی ہی رہی۔ تو شاید میرا دل قابو میں رہے۔ طبیعت متواتر کچھ عرصہ تک ایک ہی طرح رہے۔ تو جسم کو اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ طبیعت اچھی رہنے کے بعد کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے پھر کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ عادتیں ایک ایک دو دو ماہ میں پڑتی ہیں۔ صرف چند دن ایک ہی ڈگر پر چلنے سے عادت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ بیماری کے بار بار آنے سے جسم میں بیماری کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

اور صحت کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ بہرحال مجھے اس وقت ایسی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی کام کرنا بھی ناممکن ہے۔ نہ کسی کام کی طرف میں پوری توجہ دے سکتا ہوں نہ

قرآن کریم کا ترجمہ

کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی نوٹ لکھوا سکتا ہوں۔ جس وقت اللہ تعالیٰ طبیعت بحال کرے گا۔ میں کچھ کام کر سکوں گا۔ آج جو میری حالت ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں ایک منٹ کے لئے بھی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سے قبل ایک ایک گھنٹہ بلکہ دو دو گھنٹے بھی کام کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے بے شک کچھ وقت تک کمزوری محسوس ہوتی تھی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد طبیعت بحال ہو جاتی تھی۔ مگر آج میری یہ کیفیت ہے۔ کہ کسی جگہ ذرا دیر بھی نظر ڈالنے سے دماغ بوجھ محسوس کرتا ہے۔ ٹہلتے ٹہلتے گھڑی پر نظر ڈالتا ہوں۔ یا باہر دیکھتا ہوں۔ تو یہ دماغ کی تھکان کے لئے کافی سبب ہو جاتا ہے۔ پس جو دوست سمجھتے ہیں۔ کہ جو کام میں نے اپنے ذمہ لگایا ہے۔ اور باوجود بیماری کے میں کر رہا ہوں۔ وہ اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید ہے۔ وہ میری صحت کے لئے

خاص طور پر دعائیں

کریں۔ پچھلے اکتوبر اور نومبر میں دوستوں نے جو دعائیں کی تھیں۔ ان کی وجہ سے میری طبیعت یکدم بحال ہو گئی تھی۔ کراچی سے جب میں آیا۔ تو میری طبیعت سخت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن دعاؤں کے نتیجہ میں وہ صورت جاتی رہی۔ جب میں یورپ گیا تو وہاں کے ڈاکٹروں نے بھی کہا تھا۔ کہ آپ کی صحت معجزانہ ہے۔ اور جب میں واپس آیا۔ تو شروع شروع میں تو میری طبیعت خراب رہی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں کوئی کام بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب دوستوں نے دعائیں شروع کیں۔ تو میری طبیعت اتنی بحال ہو گئی۔ کہ میں دسمبر میں کام بھی کرتا رہا۔ اور پھر

جلسہ پر تقریریں

بھی کیں۔ اور کئی سفر بھی مجبوراً کرنے پڑے جنوری کا مہینہ بھی اسی حالت میں گزر گیا فروری میں طبیعت خراب ہونے لگی۔ مارچ میں کام کرنا پڑا۔ اس لئے اپریل میں طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ جس وقت اس قسم کی کوفت ہوتی ہے ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ آپ اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اسے سمجھائیں۔ لیکن یہ بات غلط ہوتی ہے مجھے اپنے آپ کو سمجھانے کی بھی طاقت نہیں ہوتی۔ بلکہ سمجھانے سے اور زیادہ گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طبیعت گھبرا کر سمجھانا چھوڑ دیتی ہے۔ پس طبیعت کو سمجھانا بھی

اللہ تعالیٰ کے اختیار میں

ہے۔ بعض دوستوں نے بڑی اچھی خوابیں دیکھی ہیں۔ لیکن ان خوابوں کی وجہ سے بہت سے دوست غلط فہمی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جب انبیاء کی خوابوں کی بھی تعبیریں ہوتی ہیں۔ تو مومنوں کی خوابوں کی کیوں تعبیر نہ ہو۔ پس یہ طریق غلط ہے۔ کہ کوئی اچھا خواب دیکھا تو بیٹھ گئے۔ اور یہ سمجھ لیا کہ اب اچھے ہو جائیں گے

وعدہ ہی کی وجہ سے دعاؤں میں کمی کر دی۔ بلکہ خواب دیکھنے کے بعد

انسان کی ذمہ داری

اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اور زیادہ دعائیں کرے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اسکی خواب کو سچا کر دے۔ دعاؤں میں کمزوری دکھانے کے تو یہ معنے ہیں کہ وہ اپنی خواب یا خدا تعالیٰ کے وعدہ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ دعائیں کرنے لگ جائے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنی خواب اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کو سچا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پس جن دوستوں کو اچھی خوابیں آتی ہیں۔ انہیں دعاؤں سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ غفلت اللہ تعالیٰ کے فضل میں کمی کر دیتی ہے۔ بہر حال ان دنوں بہت سے دوستوں نے اچھی خوابیں دیکھی ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

المؤمن یری او یریٰ لہ

مومن یا تو خود اچھی خوابیں دیکھتا ہے یا اس کے متعلق دوسروں کو اچھی خوابیں دکھائی جاتی ہیں۔ اور یہ اس کے ایمان کی تقویت کا موجب ہوتی ہیں۔ نومبر کے آخر میں جو دعاؤں کی تحریک کی گئی تھی۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ دوستوں کی خوابوں کے ساتھ ساتھ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے بشارتیں دینی شروع کیں۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ دوسرے شخص کی بشارتوں اور اپنی بشارتوں میں فرق ہوتا ہے۔ اپنی بشارتیں زیادہ راحت حاصل ہوتی ہیں۔ اور وہ

ایمان کی تقویت

کا زیادہ موجب ہوتی ہیں۔ دوسرے کی بشارتوں کے متعلق دل میں شبہ رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ بلی کو چھچھڑوں کی خوابوں والا معاملہ ہو۔ ان کی یہ خواہش ہو کہ میں اچھا ہو جاؤں اور وہ اس کے مطابق خوابیں دیکھنے لگ گئے ہوں پس براہ راست بشارتیں ملنے کی وجہ سے میرے دل کو بہت تقویت حاصل ہوتی تھی لیکن کچھ دنوں سے پھر طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ دوستوں نے مجھے تھوڑی میں کام کرتے دیکھا۔ تو انہوں نے خیال کر لیا کہ اب میں اچھا ہو گیا ہوں۔ اور اپنا نفس بھی کسی حد تک کام کرنے کی وجہ سے مغرور ہوا اور اس سے

دعاؤں میں سستی

پیدا ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود مجھے بڑا رام [illegible]

ہ جو بشارتیں مل رہی تھیں۔ ان میں بھی کمی آ گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں بھی طبیعت میں افسردگی پیدا ہو گئی۔ درحقیقت شوریٰ کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے پھر سفر پر گئے۔ اور ربوہ سے باہر تین چار دن رہے۔ اس وقت بھی طبیعت خراب رہی اور پھر یہ خرابی بڑھتی چلی گئی۔ اور آج وہ اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ آج میرا ہر عضو کام کرنے سے جواب دینے لگ گیا تھا نظر کمزور ہو گئی تھی۔ معدہ اور انتڑیوں میں بھی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ اور اعصاب میں بھی نقص واقع ہو گیا تھا۔ غرض میرا کوئی عضو صحیح طور پر کام نہیں کر سکتا تھا۔

روزہ کی برکات

از مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مینیجر دفتر وقف زندگی ربوہ

رمضان المبارک میں صحت مند مقیم مسلمان عورت و مرد کا روزہ رکھنا ضروری ہی نہیں بلکہ واجب اور فرض عین ہے۔ قرآن پاک میں صاف اور واضح حکم ہے۔

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون ۝

(بقرہ ۲۳)

کہ تمام ان لوگوں پر جو کہ سعادت ایمان سے بہرہ ور ہو چکے ہوں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے اور یہ کوئی جدید ذمہ واری نہیں۔ بلکہ ایسی ذمہ داری تو پہلی امتوں پر بھی عائد کی جاتی رہی ہے اور اس کے عائد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تا انسان تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں "لعلکم تتقون" تا تم تقویٰ اختیار کرو۔ کے ذکر کرنے سے ہر مسلمان کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک فاقہ کرے۔ جائز اور حلال اشیاء تک کے استعمال سے پرہیز کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ فاقہ کشی کی عادت کو رواج دیا جائے۔ یا دنیا کو اس قانون پر عمل کروا کر اناج کو کسی حد تک محفوظ کیا جاوے۔ بلکہ روزہ رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان بنیں۔ وہ جہاں خشیت اللہ کے باعث تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوں۔ وہاں ان کی ہمدردی نہ صرف اپنے ہی ملک و قوم کے لئے ہو۔ بلکہ ان کے حسن سلوک سے باقی دنیا کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہو۔

کسی عربی شاعر نے متقی کی تعریف میں ایک شعر لکھا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے

. . . .

. . . .

کہ متقی وہ نہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرنے والا ہو بلکہ متقی تو وہ ہے۔ جس کے خورد و نوش کے تمام اسباب نیکی و پرہیزگاری پر مبنی ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خطبہ الہامیہ میں بزبان وحی و الہام بالتفصیل اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے اور صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی فاقہ کشی کا محتاج نہیں۔ وہ اس سے خوش نہیں ہوتا کہ ایک مسلمان سارا دن بھوکا پیاسا رہے بلکہ اس کی خوشی اس میں ہے کہ ساری مخلوق اسی کے آستانہ پر جھکنے والی بن جاوے اور وہ اس کے احکام و اوامر کی دل و جان سے فرمانبرداری کرنے والی ہو۔

رمضان المبارک کی بیشمار برکات میں سے ایک برکت روزہ دار کا صحت مند ہونا ہے۔ خدا کے محبوب رسول صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے کی برکات کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صوموا تصحوا۔ کہ اگر تم روزہ رکھا کرو گے تو تم کو صحت حاصل ہو گی

حضور سید الانبیاء خاتم النبیین صلے اللہ کے فرمان کی صداقت کسی سے مخفی نہیں پھر بھی غور کرنے کے لئے اس حکم "صوموا تصحوا" کو دو طرح سے دیکھا جا سکتا ہے اول خالص روحانی نقطۂ نظر سے دنیا طبی ترقی کے میدان میں خواہ کتنی ہی منازل کیوں نہ طے کر جاوے۔ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ڈاکٹر یا حکیم کبھی یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ اس کا فلاں علاج قطعی ہے۔ اور وہ دوائی جس کی ترکیب اس کے برسوں کے تجربہ اور محنت شاقہ کا نچوڑ ہے۔ اگر کسی مریض کو دی جاوے تو وہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی۔ گذشتہ زمانہ اور آج کی دنیا میں موجود ہر ڈاکٹر و حکیم بخوبی یہ جانتا ہے کہ بے شک ادویہ تاثیر رکھتی ہیں۔ مگر ان کی یہ تاثیر اختلاف امراض کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ اور اس سے زیادہ یہ کہ انسانی طبیعت کی کنہ کو پا لینا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اپنے زمانہ کے مشہور حکیم۔ جو جسمانی حکیم ہونے کے ساتھ ——— اعلیٰ پایہ کے روحانی حکیم بھی تھے۔۔۔ ۔۔۔ اپنی سادی حکمت دانی کا نچوڑ یوں بیان فرماتے ہیں کہ جب میں کسی مریض کا ہاتھ پکڑتا ہوں تو دل میں خدا سے دعا کرنے لگ جاتا ہوں کہ اے خدا میری کم علمی۔ کم فہمی نا تجربہ کاری کا معاملہ نہ چھوڑیو ——— میں تیری مدد کے بغیر کہاں اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اس مریض کے مرض کی تشخیص کر سکوں (مرقات الیقین)

الغرض جب ایک ڈاکٹر قطعی طور پر کسی مریض کا علاج ——— تو کیا ——— اس مریض کے مرض کی تشخیص سے بھی کورا ہوتا ہے تو پھر اس کے علاج و مشورہ پر تمام تر انحصار رکھنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

جب صحت دینے کا معاملہ خالق کائنات سے تعلق رکھتا ہے۔ تو کیا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم اس کی بتلائی ہوئی تدبیر کو آزمائیں۔ اس کے اپنے فرمان پر عمل کریں۔ اور اسکے رسول (صلعم) کے فرمان صوموا تصحوا پر یقین رکھیں۔

دوسرا زاویہ فکر مادی ہے۔ اس کے لحاظ سے بھی روزہ اپنے صحت مندی کے اصول کی صداقت ظاہر کر چکا ہے دنیا کے تمام طبی لٹریچر کا مطالعہ کر جائیے آپ ایک صد بیماریوں میں سے نوے نہیں بچانوے بیماریوں کو معدہ کی عدم اعتدالی کا نتیجہ پائینگے اور اب یہ ضرب المثل تو عام ہو چکی ہے کہ آپ اپنا معدہ درست رکھیں۔ کوئی مرض آپکے قریب نہ پھٹکے گی۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے۔ کہ معدہ کو درست رکھنے کی یہی صورت ہے کہ کھانا کم کیا جاوے۔ اور وقتاً فوقتاً فاقہ کشی کی جاوے تا نظام معدہ معمول پر رہے

شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) میں "روزہ و صحت مندی" کی غرض سے چند تجربات کئے گئے۔ ان تجربات کے روح رواں ڈاکٹر پنٹسن جے کارلسن اور ان کے ساتھی ڈاکٹر کنڈی تھے۔ انہوں نے تجربات کے بعد متفقہ اعلان کیا کہ دو ہفتہ کے روزہ سے چالیس سال کے آدمی کی صحت عارضی طور پر ایک نوجوان آدمی کی صحت کے مانند ہو جاتی ہے

ڈاکٹر کارگولیس امریکہ نے اپنی مشہور کتاب "روزہ داری اور کم خوری" میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ روزہ اور فاقہ انسان کے لئے مضر ہے بالکل غلط ہے بلکہ میرا اپنا تجربہ اور میری قطعی رائے یہ ہے کہ فاقہ کشی اور روزہ داری ان کے لئے اس وقت تک سود مند ہے۔ جب تک کہ جسمانی وزن دس سے فی صدی تک گھٹنے نہ لگے۔ جب جسمانی وزن کا پچیس سے تیس فیصدی حصہ گھٹنے لگ جاوے اس وقت بے شک خطرہ کی علامت ظاہر ہو سکتی ہے

(باقی صٹ پر)

اسلام اور بہائیت

چراغِ مردہ کجا شمعِ آفتاب کجا
بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

(۱)

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر رشد و اصلاح ربوہ)

اسلام کی پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم کے بالمقابل بہائیت کا مقام ایسا ہے جیسے آفتاب نصف النہار کے مقابل میں ایک مُردہ چراغ کو رکھ کر دکھایا جائے۔ مگر باوجود اس کے بہائی لوگ مغربی پاکستان میں بعض مقامات پر اپنے اڈے قائم کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں مجھے رحیم یارخاں جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں ایک تمباکو کا دکاندار نذیر احمد نامی بہائی ہو چکا ہے۔ میں مقامی جماعت کے سکرٹری صاحب کے ساتھ بازار میں سے جا رہا تھا۔ نذیر احمد صاحب کے پاس دو تین ایرانی تاجر بھی تھے۔ جو بہائی تھے۔ ہم نے نذیر احمد صاحب سے بات کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ہم نے ان سے کہا۔ کہ ایک مسلمان کو دوسری طرف دیکھنے کی تب ضرورت ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام میں کوئی کمی ہو۔ جب اسلام میں اعلیٰ اور برتر تعلیم موجود ہے۔ تو پھر بہائیت کی طرف کیوں توجہ دی جائے۔ بطور نمونہ ہم نے کہا۔ کہ تورات نے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اس کے بالمقابل انجیل نے کہا۔ کہ اگر تمہاری ایک گال پر کوئی تھپڑ مارے۔ تو دوسری بھی پھیر دو۔ اور اگر کوئی کرتا مانگے۔ تو جبہ بھی اتار دو۔ اور اگر ایک میل بیگار لے جائے۔ تو دو میل چلے جاؤ۔ اسلام نے ان دونوں تعلیموں کے بالمقابل فرمایا۔ جزؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرہٗ علی اللہ۔ کہ بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے۔ لیکن اے مسلمان اگر معاف کرنے میں اصلاح ہے۔ تو معاف کر دو۔ اور اپنا اجر اللہ سے لو۔ یعنی اندھادھند کارروائی نہ کرو۔ بلکہ محل شناسی کے مطابق کام کرو۔ اگر سزا دینے میں اصلاح کی صورت ہے۔ تو سزا دو۔ اور اگر معاف کرنے میں اصلاح ہوتی ہے۔ تو یہ صورت اختیار کرو۔

اس میں اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں بہائیت نے کیا تعلیم دی ہے۔ ہم نے نذیر احمد صاحب سے مطالبہ کیا۔ مگر وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور اگر کچھ کہا۔ تو یہ کہ بہاء اللہ نے سود کو جائز قرار دیا۔ اور تعدد ازدواج میں کمی کر دی وغیرہ۔ حالانکہ یہ تعلیم کسی روحانی مصلح کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔

معلوم ہوتا ہے۔ بہاء اللہ صاحب نے مغربی اقوام کو دیکھا۔ کہ ان میں سود کا رواج ہے۔ اور ایک سے زیادہ بیوی کے بھی وہ حق میں نہیں ہیں۔ اس لئے سود کے جواز اور دو بیویوں کو شریعت بہائیت میں داخل کر دیا۔ اور اگر بہاء اللہ نے خود دو بیویاں نہ کی ہوتیں۔ تو غالباً صرف ایک بیوی کا حکم جاری ہوتا۔ بھلا یہ بھی کوئی شریعت ہے۔ کہ جو باتیں پہلے ہی سے دنیا میں قائم ہیں۔ ان کو شریعت کے طور پر جاری کیا جائے۔ قرآن کریم میں اس بارہ میں یہ زریں اصل موجود ہے۔ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم کہ دنیا میں جب کبھی خدا کی طرف سے کوئی فرستادہ آیا۔ تو ایسی تعلیم کو لے کر آیا۔ کہ دنیا کے لوگ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ گویا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تو خدا تعالیٰ نے ایسے بھیجے کہ ان کی تعلیم کو لوگ ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ مگر بہاء اللہ صاحب ایسی شریعت لائے ہیں۔ کہ لوگ پہلے سے اس پر عمل پیرا ہیں۔ اور اگر یہ نیا طریقہ شریعت بھیجنے کا درست ہے۔ تو پھر دنیا کی اصلاح کیا ہوئی یہ تو فساد فی البر والبحر کی تائید ہوئی۔ اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ پہلے خدا نبیوں کو لوگوں کی برائیوں کی اصلاح کے لئے بھیجتا تھا۔ اب بہاء اللہ صاحب سے یہ کارروائی شروع ہوئی ہے کہ جو برائیاں دنیا میں جاری ہیں۔ ان کی تائید کے لئے شریعت کا نزول ہونے لگا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اسلام ایسا پاکیزہ مذہب دیا۔ اور ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ ضرورت حقہ موجود تھی۔ اور ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ موجود تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شرک ایسے گندے عقیدے سے نجات دلائی۔ اور پانچ بنا اسلام کے ذریعہ صحابہؓ کے اندر نور معرفت پیدا کیا۔ اور ان کی کایا پلٹ دی۔ یعنی انہیں زمینی سے آسمانی بنا دیا ؎

کم محدث مستنطق السعیدان
قد صار منک محدث الرحمان

وہ جو شراب پی کر مست رہتے تھے۔ وہ قرآن کریم کے حقائق و معارف سنکر اور دین میں مست ہو گئے۔ اور وہ جو عورتوں سے عیاشی میں مبتلا تھے۔ ان کے لئے شریعت مقرر کر دی۔ جس کے نتیجہ میں ایک حصہ محرمات میں شامل کیا گیا۔ اور ضرورت کے ماتحت عورتوں کی حد بست کر دی گئی۔ اس طرح ضلالت و گمراہی کا دریا جو امڈا چلا آتا تھا۔ اس کے ورے روک تھام کی صورت کر دی گئی۔ اور جعلنٰکم امۃ وسطًا کے منشاء کو پورا کر دیا۔ یعنی افراط و تفریط کی صورت کو دور کر کے خیر الامور اوسطھا کی صورت میں شریعت محمدیہ کو قائم فرما دیا۔ اب خیال کیجئے کہ اس اسلام کو بہاء اللہ صاحب کیسے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہاء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"در عہد موسیٰ توریت بود و در زمن عیسیٰ انجیل و در عہد محمد رسول اللہ فرقان و دریں عصر بیان" (کتاب ایقان مصری صفحہ ۱۶۶)

(۳)

بہائیت مجموعہ تضادات ہے۔ کہیں تو ان کو دعویٰ ہے۔ کہ وہ اصلاح کے لئے مامور ہیں۔ اور ان کی شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم رکھتی ہے۔ اور کہیں بہاء اللہ صاحب خود ہی خدا بنتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادًا لی من دون اللہ (آل عمران ع ۸) کہ کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ خدا اسے کتاب۔ حکم اور نبوت سے سرفراز کرے۔ اور وہ لوگوں سے کہے۔ کہ اللہ کو چھوڑ دو۔ اور میرے بندے بنو۔ یہ آیت بہائیوں کے سخت خلاف ہے۔ بہاء اللہ صاحب کہیں بشر بنتے ہیں۔ تو پھر محمد رسول اللہ سے بھی آگے جاتے ہیں۔ اور اگر بشریت سے نکلتے ہیں۔ تو پھر خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بہاء اللہ صاحب کے خدائی کے دعوے کے متعلق ذیل کے حوالجات ملاحظہ ہوں:۔ بہاء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) انّنی انا اللہ لا الٰہ الا انا المھیمن القیوم۔ (المرازات المراز ششم صفحہ ۱۳ مطبوعہ آگرہ)

یعنی یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ مجھ مہیمن قیوم کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اور نہ کوئی لائق پرستش ہے۔ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بہاء اللہ صاحب خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(۲) تجلیات میں بہاء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"انّنی انا اللہ لا الٰہ الا انا رب کل شیءٍ وان ما دونی خلقی ان یا خلقی ایای فاعبدون" (تجلی چہارم)

کہ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ہے۔ میں ہر چیز کی ربوبیت کرتا ہوں۔ اور میرے سوا باقی سب مخلوق ہے۔ اے میری مخلوق میری ہی عبادت اور پرستش کرو۔ یہ حوالہ بالکل ظاہر ہے۔ اور بہاء اللہ صاحب کے دعویٰ خدائی میں کوئی ابہام باقی نہیں رہنے دیتا۔

(۳) پھر بہاء اللہ صاحب کتاب مبین میں فرماتے ہیں:۔

"لا الٰہ الا انا المسجون الفرید"

اس حوالہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب بہاء اللہ صاحب قید میں تھے۔ تو اس وقت بھی ان کو دعویٰ خدائی نہیں بھولا۔ فرماتے ہیں، کہ میرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں، میں جو قید میں پڑا ہوں، اور اکیلا ہوں، میں ہی خدا ہوں۔

ان حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ بہائی لوگ جو مسلمانوں کو دھوکا دے کر بہاء اللہ صاحب کو قرآن کا موعود قرار دیتے ہیں۔ درست نہیں ہے۔ قرآن جو شرک کی بیخ کنی کر کے توحید پھیلانے کا علمبردار ہے۔ وہ کبھی ایسے موعود کی پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ جو اسلامی تعلیم کے خلاف خدائی کا دعویٰ کرنے والا ہو۔ قرآن تو ضرورت حقہ کے ماتحت آیا۔ اور اس ضرورت کو پورا کیا گیا۔ اس کے بالمقابل بہائیت میں کونسی تعلیم ہے۔ جو قرآن کریم کی کمی کو پورا کرتی ہے۔ فافھم ولا تکن من المستعجلین۔

درخواستہائے دعاء

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم خاکسار کی بچی کا (جو کہ ۱۰ اپریل کو تولد ہوئی) امۃ الرشید نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

احباب کرام رمضان کے مقدس ایام میں دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ نیز اسے عمر دراز بخشے آمین۔ خاکسار خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی

(۲) میرے بڑے لڑکے محمد یوسف صاحب نمرڈ کو جیپ الٹ جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ آج کل وہ ایبٹ آباد کے ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد ابراہیم سابق کارکن الفضل

(۳) عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان مبارک ایام میں خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور رمضان کی برکات سے نوازے۔

عبد الکریم خاں کاٹھ گڑھی واقف زندگی سیالکوٹ شہر۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

(از مورخہ ۷/۲/۵۶ تا مورخہ ۶/۳/۵۶)

ذیل میں چندہ امداد درویشاں اور رقوم صدقہ وغیرہ کی تازہ فہرست شائع کی جاتی ہے تاکہ ان کی رقوم کے بھجوانے والے بھائیوں اور بہنوں کی تسلی کا موجب ہو کہ ان کی رقم دفتر متعلقہ میں پہنچ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل و کرم سے جزائے خیر دے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور قادیان میں رہنے والے درویشوں کی امداد فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

فقط والسلام مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۴/۵۶

۱ - فضل کریم صاحب بورے والا ملتان (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

۲ - میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب لائلپور 〃 ۵-۰-۰

۳ - ملک محمد اشرف صاحب واقف زندگی ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲-۰-۰

۴ - مستری نواب دین صاحب ٹرنک ساز چنیوٹ (امداد درویشاں) ۱-۱۲-۰

۵ - مولوی محمد احمد صاحب جلیل حال ٹمپل روڈ لاہور 〃 ۱-۰-۰

۶ - پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲-۰-۰

۷ - سید زمان شاہ صاحب صدر عمومی ربوہ 〃 ۱۰-۰-۰

۸ - چوہدری اللہ رکھا صاحب ولد چوہدری خیر الدین صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ (صدقہ عام) ۱-۰-۰

۹ - 〃 〃 〃 (امداد درویشاں) ۱-۰-۰

۱۰ - عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد بخش صاحب محلہ دارالنصر ربوہ بذریعہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی الگراھی سلسلہ ربوہ 〃 ۱۰-۰-۰

۱۱ - بیگم پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم مظفر گڑھ 〃 ۱۰-۰-۰

۱۲ - ملک ممتاز علی صاحب دارالصدر غربی ربوہ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۱۳ - احمدی بی صاحبہ اہلیہ ملک صاحب موصوف ربوہ 〃 ۵-۰-۰

۱۴ - بشیر احمد پسر 〃 〃 〃 ۱-۰-۰

۱۵ - منیر احمد پسر 〃 〃 〃 ۱-۰-۰

۱۶ - دختران ملک صاحب موصوف 〃 〃 ۳-۰-۰

۱۷ - صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۱۸ - 〃 〃 منجانب طلبہ جماعت دہم 〃 ۱۰-۰-۰

۱۹ - بیگم ایس ایم حسن صاحب کمشنر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (امداد درویشاں) ۲۵-۰-۰

۲۰ - اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون حال راولپنڈی (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

۲۱ - ملک عبد الحفیظ جلال الدین صاحب کول مرچنٹ کراچی (امداد درویشاں) ۲۰-۰-۰

۲۲ - اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب ماہر آباد حیدرآباد سندھ 〃 ۱۵-۰-۰

۲۳ - چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے ظفر آباد اسٹیٹ سندھ 〃 ۲۵-۱۲-۰

۲۴ - والدہ صاحبہ کریم اللہ صاحب ناصر سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۲۵ - شیخ نذیر احمد صاحب بحرین معرفت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۳۰-۰-۰

۲۶ - منیر احمد صاحب ابن صدر الدین صاحب الور 〃 〃 〃 ۲-۰-۰

۲۷ - فہیم احمد صاحب ابن چوہدری رحمت علی صاحب راولپنڈی 〃 〃 ۲-۰-۰

۲۸ - مولوی بشارت احمد صاحب پسر مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل میر ضلع مظفر گڑھ 〃 ۵-۰-۰

۲۹ - بیگم صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی 〃 ۱۰۰-۰-۰

۳۰ - چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی 〃 ۵-۰-۰

۳۱ - بیگم میاں غلام محمد صاحب اختر ایڈیشنل ناظر اعلیٰ ربوہ 〃 ۲-۰-۰

۳۲ - بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۲۰-۰-۰

۳۳ - اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۰-۰-۰

۳۴ - لطیف احمد صاحب فیض آباد منٹگمری (صدقہ عام) ۲-۰-۰

۳۵ - عبد الرشید صاحب شرما شکارپور (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

۳۶ - 〃 (صدقہ عام) ۵-۰-۰

۳۷ - بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ ریکلیمیشن آفیسر حافظ آباد (امداد درویشاں) ۱۵-۰-۰

۳۸ - فاطمہ بیگم صاحبہ ساہیوال بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۳۹ - ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

۴۰ - والدہ صاحبہ شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(م)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے (یعنی امام کی طرف سے بھیجا ہوا عامل) تو چاہیئے کہ وہ اس حالت میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔ (یعنی پوری زکوٰۃ ادا کرو تاکہ وہ تم سے راضی ہو جائے)

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ملک محمود افضل صاحب ولد مکرم نادر خانصاحب مقیم اکال گڑھ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ مکرم والد صاحب ساکنہ سرکال کسر ضلع جہلم وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت بصیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ جمع ہے۔ مرحوم کے وارثوں (تین لڑکوں اور ایک لڑکی) کو دلوائی جائے۔ امانتی رقم ۹/۹/۱۹۵۵ بتائی گئی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ورنہ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وہ موصی جن کی وصیتیں منسوخ ہیں ان سے کوئی چندہ نہ لیا جائے

ایسے موصی احباب کے متعلق جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہو چکی ہیں یہ قاعدہ ہے کہ:-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے ...."

اس قاعدہ پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ بعض ایسے موصی جن کی وصیتیں منسوخ ہیں بغیر اجازت حاصل کئے سمجھتے ہیں کہ چندہ دیتے رہتے ہیں۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے حالات اس قابل ہوں کہ وہ منسوخی کے وقت تک کا تمام بقایا ادا کر سکتے ہوں تو ادا کر کے وصیت بحال کروا لیں اور جو اس قابل نہیں وہ ناظر صاحب بیت المال سے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لیں بصورت دیگر ان سے چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

سیکرٹری صاحبان مال بھی اس امر کی سختی سے پابندی کریں کہ ایسے موصیوں سے جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہیں جب تک وہ مرکز سے اجازت نہ لے لیں ہرگز کوئی چندہ نہ لیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بزرگوار والد منشی احمد دین خانصاحب مرحوم کی ناگہانی وفات پر بہت سے دوست و اقارب نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ میں فرداً فرداً احباب کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ بذریعہ اخبار میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے والد مرحوم کی وفات پر میرے اور میرے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

عبد الرزاق خان درد مکان نمبر BB-۲۹۶ محلہ کرشن پورہ راولپنڈی

(م)

۴۱ - صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۵-۰-۰

۴۲ - مرزا برکت علی صاحب پشاور چھاؤنی (امداد درویشاں) ۱۲-۰-۰

۴۳ - استانی حمیدہ صابرہ بیگم صاحبہ ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۴۴ - عبد الکریم صاحب دفتر وظائف تعلیم لاہور (امداد درویشاں) ۱۲-۰-۰

۴۵ - حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ 〃 ۱۰-۰-۰

۴۶ - ڈاکٹر قریشی عبد العزیز صاحب ربوہ 〃 ۱-۰-۰

۴۷ - میاں غلام محمد صاحب اختر ایڈیشنل ناظر اعلیٰ ربوہ (صدقہ برائے درویشاں) ۱-۰-۰

۴۸ - عبد الحمید صاحب اختر لنڈن ابن میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ 〃 ۲-۰-۰

۴۹ - منور احمد صاحب اختر لنڈن 〃 〃 ۲-۰-۰

۵۰ - بیگم صاحبہ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب لاہور بذریعہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۱۱۵-۰-۰

۵۱ - ڈاکٹر عبد القدوس صاحب مارکیٹ روڈ نوابشاہ سندھ 〃 ۱۰-۰-۰

۵۲ - بیگم سید مرتضیٰ علی صاحب کراچی 〃 ۷-۰-۰

۵۳ - خورشید صاحب ہیڈ سنٹر ملتان چھاؤنی 〃 ۱۰-۰-۰

وصیتیں

382

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۰۲۰ میں لطیف احمد ولد نواب خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد لطیف احمد موصی

گواہ شد نذیر احمد محمد آباد اسٹیٹ سندھ

گواہ شد۔ عبدالغنی ڈرائیور محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ

نمبر ۱۴۳۳۷ میں چوہدری رحمت اللہ ولد چوہدری خدا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار بذریعہ تجارت مبلغ -/۳۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت

گواہ شد۔ نور محمد اوورسیر پنشنر امیر جماعت احمدیہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

نمبر ۱۴۳۴۴ میں محمد اسمٰعیل ولد امام الدین قوم ارائیں پیشہ نانبائی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بصورت پنشن -/۱۲ روپے ماہوار ہے اصل پنشن -/۶ روپے۔ الاؤنس -/۶ روپے کل -/۱۲ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور حصہ وصیت ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا۔ محمد اسمٰعیل ولد امام الدین

گواہ شد۔ عطاء اللہ کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

گواہ شد محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

نمبر ۱۴۳۳۵ میں مرزا سردار محمد ولد مرزا فتح محمد قوم مغل پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن لیہ ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری آمد بذریعہ ٹھیکیداری مبلغ (-/۵۰) روپے ماہوار ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد مرزا سردار محمد ولد مرزا فتح محمد

گواہ شد فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ وارڈ نمبر ۴۔

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال وارد لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

نمبر ۱۴۳۳۳ میں اللہ بخش ولد عبدالرحمٰن قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن لیہ ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری اس وقت آمد بذریعہ تجارت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: اللہ بخش ولد عبدالرحمٰن

گواہ شد:۔ نادر علی بقلم خود اسسٹنٹ اگریکلچرل افیسر۔ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ

بقیہ صفحہ ۲
لیڈر

حکومت نے اعلیٰ پیمانہ پر ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے۔ جو قانون میں مناسب ترمیم کی سفارش کرے گی۔ اور ایسے طریقے سوچے گی۔ کہ نگرانی بہتر سے بہتر ہو سکے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے۔ کہ گندم کی تمام اشیاء محکمہ صحت کے سارٹیفکیٹ کے بغیر بازار میں نہ لائی جا سکیں۔ لاہور میں یہ انتظام زیر عمل آ چکا ہے۔

حکومت نے جو کچھ کیا ہے اور جو کر رہی ہے۔ اور جو آئندہ کرے گی اپنا فرض ادا کرے گی۔ لیکن اسکی گارنٹی اس وقت تک صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہمارے عوام کے درمیان قومی اخلاق کی سطح بلند نہ ہو جائے اگر دوکاندار اور دوسرے ذمہ دار لوگوں کو اپنے وطن سے ذرا بھی محبت ہو تو وہ اپنے بھائیوں کو اس طرح زہر خوردنی پر مجبور نہ کریں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام میں اخلاقی ذمہ داری کی روح بیدار کی جائے۔

موتی سرمہ

خارش، ککرے، اجالا، پھولا، پڑبال، دھند، غبار، پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فیشیشی ایک روپیہ

نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

نہری اراضی

ضلع ڈیرہ غازیخاں سے زرخیز اراضی کے مربعہ جات معمولی قیمت پر حاصل کریں۔ تفصیلات کے لئے اپنے پتہ کا لفافہ ضرور بھیجیں

پوسٹ بکس ۹۲ لاہور

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں اور ان سے کوئی معاملہ کرنے وقت اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں۔ (منیجر الفضل)

مقصد زندگی
احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مندرجہ ذیل کتب مفت حاصل

کرنیکی ترکیب ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔

تحفہ حق۔ استفتاء۔ کرامات الصادقین۔ ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب

کراچی بکڈپو ۸۲/۱ گولی مار کراچی

رسالہ علم و عرفان مفت

۱½ آنہ کے ٹکٹ بھجوا کر ہم سے طلب فرمائیں

کراچی بکڈپو ۸۲ گولی مار کراچی

اولاد نرینہ - ابتدائے حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے

قیمت مکمل کورس بیس روپے

دواخانہ نورالدین ... لاہور

قرص نور جملہ شکایات کمزوری، ضعف دل ودماغ، دل کی دھڑکن پیشاب کی کثرت عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج ہے۔ قیمت چار روپے ۴/- ملنے کا پتہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے انتظامات

پاکستانی وفد ہفتہ عشرہ تک نیویارک روانہ ہو جائے گا

کراچی ۱۸ اپریل۔ حکومت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں بتایا کہ حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کو حفاظتی کونسل میں واپس لے جانے کے لئے تیزی سے کام کر رہی ہے۔ ایک ہفتے یا دس دن تک ایک مختصر سرکاری وفد ضروری انتظامات کے لئے نیویارک روانہ ہو جائے گا۔

ترجمان نے بتایا کہ یہ وفد مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے کونسل کا اجلاس جلد بلانے پر زور دے گا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس ابتدائی وفد میں کون کون اور کتنے ارکان شامل ہوں گے۔ تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ جو وفد کونسل کے سامنے پاکستان کا کیس پیش کرے گا وہ موجودہ وفد سے کہیں بڑا ہوگا۔

ترجمان نے ان اطلاعات کی تصدیق کی کہ مسئلہ کشمیر تہران میں معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے موجودہ اجلاس میں بھی پیش کیا جائے گا۔ ترجمان نے لنڈن کی ان اطلاعات پر تبصرے سے احتراز کیا کہ برطانیہ مسئلہ کشمیر کو معاہدہ بغداد کی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کرنے کی مخالفت کرے گا۔

ترجمان نے کہا کہ کونسل کو معاہدے کے علاقے کی سلامتی کے تحفظ پر غور کے دوران میں اس مسئلہ پر غور کرنا ہی ہوگا۔

ترجمان نے اس سلسلے میں سیٹو کونسل کے اجلاس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسئلہ کشمیر روسی لیڈروں کی مداخلت کے نتیجے میں سیٹو کونسل میں زیر غور آیا تھا۔ اب پنڈت نہرو کے بیانات اور پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع سے یہ مسئلہ اور نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔

روزہ کی برکات

(بقیہ صفحہ ۴)

پھر انہوں نے لکھا ہے کہ روزہ فاسد مادوں کے فضول اور ناکارہ ذخیروں کو جلا کر جسم کو نئی توانائی بخشتا ہے۔ پٹھوں کی طاقت میں اضافہ کرتا۔ حواس میں تیزی اور ذکاوت پیدا کرتا ہے۔ روزہ دار کی سماعت اور بصارت خاص طور پر تیز ہو جاتی ہے ذیابیطس کیلئے روزہ کے مفید ہونے کا اقرار تو گذشتہ زمانے کے اطباء نے بھی کیا ہے۔ ان سب اقوال کو جانے دیجئے۔ یہ تو اوروں کے تجربات اور ان کے تجزیے ہیں جن کی صداقت کے متعلق شبہ کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی صداقت کو آزمائیں اگر ہم صحت مندی کی غرض سے روزہ رکھنے کی کوشش کریں گے تو ضرور ہم کو صحت بھی حاصل ہو گی۔ اور حکم خداوندی کی تعمیل کی وجہ سے رضا الٰہی بھی حاصل ہوگی۔

بریگیڈیئر گیلانی میجر جنرل بنا دیئے گئے

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ افواج پاکستان کے بریگیڈیئر گیلانی میجر جنرل بنا دئے گئے ہیں۔ وہ آج کل چودھویں ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ہیں میجر جنرل گیلانی دوسری جنگ عظیم میں نمایاں خدمات سرانجام دینے کے علاوہ امریکہ میں پاکستان کے ملٹری اتاشی بھی رہ چکے ہیں

عرب لیجن کے برطانوی افسر

لنڈن ۱۸ اپریل۔ کل برطانوی دفتر جنگ نے اعلان کیا کہ جو برطانوی افسر اردنی عرب لیجن کے تربیتی اور فنی شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ وہ لیجن میں بدستور کام کرتے رہیں گے +

پاکستان کیلئے کینیڈا کی امداد

کراچی ۱۸ اپریل کینیڈا نے مشرقی پاکستان میں بجلی پیدا کرنے کا تھرمل پلانٹ لگانے کے لئے کولمبو پلان کے تحت ایک کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبہ کے لئے دونوں حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ معاہدہ کے تحت کینیڈا ۱۰ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کرنے کا ایک جنریٹر اور کوئلے سے چلنے والے چار انجن دیگا۔ کینیڈا بجلی گھر کی عمارت کا نقشہ اور کچھ اور سامان بھی دے گا۔

معجون نوفل

کمر میں درد، سر چکرانا، رخسار اندر کو دھنسے ہوئے ہونا یہ تمام خرابیاں سیلان الرحم یعنی لیکوریا کی علامات ہیں۔ معجون نوفل کا استعمال بفضل تعالےٰ ان تمام نقائص کو دور کر دے گا۔

قیمت ۲۰ یوم ۵/- روپے

نیجر:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی

مایۂ ناز عطر، سینٹ، ہیئر آئل، ہیئر ٹانک ربوہ کے دوکانداروں

۱- داؤد جنرل گولبازار

۲- افضل برادر گولبازار

۳- ملک جی برادر گولبازار۔ اور

۴- ماڈرن سٹور ربوہ سے خرید فرمائیں

اٹھرا پلز جن کے بچے قبل از وقت فوت ہو جاتے ہوں۔ بفضل تعالےٰ اٹھرا پلز کا استعمال ان کے لئے شافی علاج ہے الا ماشاء اللہ اگر کسی کو شفاء نصیب نہ ہو تو ایسی صورت میں اطلاع دینی چاہیئے تا کہ ادا کردہ قیمت واپس کی جائے۔

قیمت مکمل کورس ۱۶/-/- روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ حکمت ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر اشتہارات)

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ ۱/- مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۲/۱۳ روپے

نرینہ اولاد گولیاں

مکمل کورس نو روپے ۹/-/-

ہر مرض کی دوا حالات آنے پر روانہ کی جاتی ہے

مینیجر حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ضروری اطلاع

دواخانہ نور الدینؓ جودھا مل بلڈنگ لاہور (جو مسجد مائی لاڈو اور بڑے ڈاکخانہ کے درمیان رتن باغ کے پاس واقع ہے) میں مستورات کے علاج کا خاص انتظام ہے۔ بیگم صاحبہ حکیم عبدالوہاب عمر طبیبہ و قابلہ گولڈ میڈلسٹ مستند طبیہ کالج دہلی بیمار مستورات کو دیکھتی ہیں اور علاج کرتی ہیں۔ ضرورت مند اصحاب خط میں بیماری کی تفصیل لکھ کر بھی دوا منگوا سکتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵